8

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر (ایف ایم آئیز) 2023ء کے دوران مستحکم رہے اور ادائیگیوں و متعلقہ خدمات کی فراہمی بلا رکاوٹ جاری رکھی۔ پاکستان بین البینک بروقت چکتائی کے طریقہ کار (پرزم) کے لین دین کی تعداد اور مالیت، دونوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران پرزم کی خدمات بلا تعطل دستیاب رہیں۔ خردہ ادائیگیوں کی نمو میں ای-بینکنگ نے اہم کردار ادا کیا۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی راست مہم کے تحت پرسن ٹو مرچنٹ (پی ٹو ایم) ماڈیول کا آغاز کیا، جو مرچنٹس اور کاروباری اداروں کے لیے ڈجیٹل ادائیگی کی قبولیت کو مزید فروغ دے گا۔ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان اور سنٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) کی کارکردگی سال بھر مستحکم رہی۔ ان اداروں نے اپنی کارکردگی اور آپریشنل مضبوطی کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے اور سرمایہ کاروں کی رجسٹریشن کے عمل کو آسان بنایا۔

8 مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر

مالی نظام کی عملی کارکردگی اور استحکام کے لیے مالی منڈیوں کا ایک مضبوط اور محفوظ انفراسٹرکچر نہایت ضروری ہے، کیونکہ یہ مارکیٹ میں مختلف فریقوں کے درمیان لین دین کے بہاؤ کو آسان بناتا ہے۔ مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر کے اجزا کی نظامی نوعیت انہیں ملک بھر کے تمام مالی اداروں کے درمیان مختلف مالی لین دین کی کلیئرنس اور تصفیے کے لیے کلیدی حیثیت دیتی ہے۔ اس لیے نظام ادائیگی کا ہموار طریقے سے چلنا مالی نظام کی کارکردگی کے لیے نہایت اہم ہے، تاکہ مالی خدمات کی بلا تعطل فراہمی، زری پالیسی کے اشاروں کی مؤثر ترسیل، اور مالی منڈیوں کا استحکام یقینی بنایا جاسکے۔

8.1 نظامِ ادائیگی اور ان کی کارکردگی

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء جس میں حال ہی میں ترمیم کی گئی ہیں اسٹیٹ بینک کو قومی ادائیگی اور تصفیے کے نظام کی مضبوطی اور مؤثر کارکردگی کو یقینی بنانے کا اختیار دیتی ہیں۔[1] نظامِ ادائیگی اور الیکٹرانک فنڈز ٹرانسفر ایکٹ 2007ء (PSEFT Act) کے تحت اسٹیٹ بینک کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ملک کے قومی نظامِ ادائیگی کو باضابطہ بنائے، اسے چلائے اور اسے آسانی فراہم کرے۔[2]

بذریعہ ڈجیٹل چینلز نظامِ ادائیگی نے مضبوط نمو ظاہر کی

2023ء کے دوران قومی نظامِ ادائیگی نے بڑی مالیت (پرزم) اور خردہ لین دین دونوں میں مضبوط نمو کا مظاہرہ کیا۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران دونوں طریقوں میں حجم اور مالیت کے لحاظ سے دوہندسی (double digit) شرحِ نمو دکھائی دی۔ خردہ لین دین کے حجم میں اضافہ بنیادی طور پر ای بینکاری کے باعث ہوا، جس سے صارفین کی نقد ادائیگیوں کے مقابلے میں ڈجیٹل ذرائع کی جانب بڑھتی ہوئی ترجیح کا عندیہ ملتا ہے، کیونکہ کاغذی پر مبنی لین دین کی مقدار میں سال بھر کے دوران 1.8 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی (**جدول 8.1**)

جدول 8.1: نظامِ ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ

میکانزم	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء	2023ء میں نمو
حجم ملین میں اور مالیت ٹریلین روپے میں					فیصد
الف۔ پرزم					
حجم	3.4	4.4	4.5	5.4	19.6
مالیت	373.3	577.8	647.0	824.0	27.4
ب۔ خردہ ادائیگیاں (i+ii)					
حجم	1,382.7	1,788.2	2,206.2	2,764.7	25.3
مالیت	209.3	272.7	371.7	485.4	30.6
i۔ کاغذ پر مبنی					
حجم	389.7	393.4	384.2	377.4	-1.8
مالیت	136.0	166.4	210.8	277.8	31.7
ii۔ ای بینکاری					
حجم	993.0	1,394.8	1,822.0	2,387.3	31.0
مالیت	73.3	106.2	160.8	207.6	29.1

ماخذ: بینک دولت پاکستان

پرزم نے بلند مالیت اور حجم کے لین دین انجام دیے

پاکستان بین البینک بروقت چکتائی کا نظام (پرزم) ایک بروقت مجموعی چکتائی کا نظام (آر ٹی جی ایس) ہے جو اسٹیٹ بینک کے زیرِ انتظام چلایا جاتا ہے۔ یہ نظام حقیقی وقت میں اور مجموعی بنیادوں پر تصفیہ فراہم کرنے کا مؤثر طریقہ فراہم کرتا ہے، جس سے ان بڑی مالیت کی ادائیگیوں کے نظام میں پائے جانے والے نظامیاتی خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ چونکہ پرزم کا استعمال بڑی مالیت کی ادائیگیوں کے لیے کیا جاتا ہے، اس لیے مجموعی لین دین کی مالیت میں اس کا حصہ 62.9 فیصد ہے، جبکہ حجم (Volume) کے لحاظ سے اس کا حصہ 0.19 فیصد ہے۔ 2023ء میں پرزم کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 19.6 فیصد اور 27.4 فیصد اضافہ ہوا۔ تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پرزم کے ذریعے ہونے والی لین دین کی مالیت میں اضافہ بنیادی طور پر سیکیورٹی کے انتظام اور انٹربینک فنڈز ٹرانسفر کے باعث ہوا، جن میں بالترتیب 31.6 فیصد اور 28.4 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا (**شکل 8.1 الف**)۔ سیکیورٹی کے انتظام کے حجم میں سال بسال بنیاد پر 6.9 فیصد کمی ہوئی، جبکہ انٹربینک فنڈز ٹرانسفر

[1] اسٹیٹ بینک ایکٹ، 1956ء (یکم جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ)

[2] https://www.sbp.org.pk/psd/2007/EFT_Act_2007.pdf

شکل 8.1 الف: پرزم لین دین کا خاکہ حجم

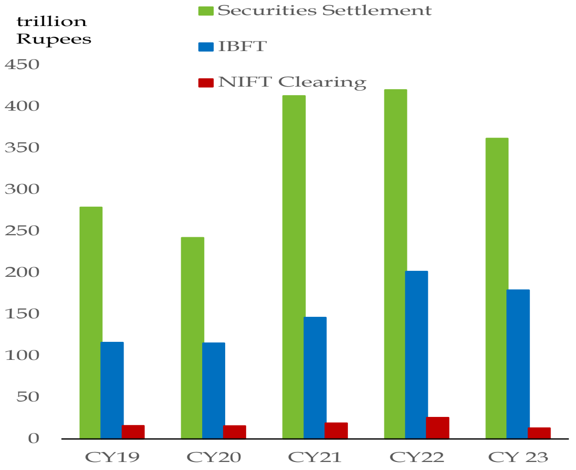

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.1 ب: پرزم لین دین کا خاکہ مالیت

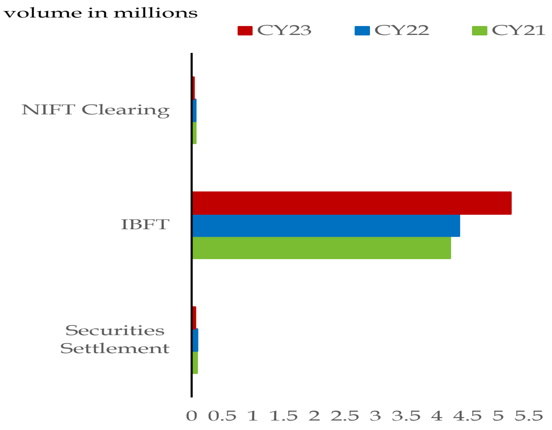

Source: State Bank of Pakistan

میں 21.3 فیصد اضافہ دیکھا گیا(**شکل 8.1ب**)۔ پرزم کے ذریعے ادائیگیوں کی کے تصفیے کی مسلسل دستیابی کو اپنے کاروباری تسلسل کی منصوبہ بندی کے فریم ورک کے ذریعے یقینی بنایا گیا۔

یہ غور کرنا اہم ہے کہ پرزم نے 2008ء میں اپنے آغاز سے لے کر اب تک نمایاں ترقی کی ہے۔ پرزم میں کئی خصوصیات شامل ہیں جو تصفیے اور نظامیاتی خطرات (Systemic Risk) سے نمٹنے کے لیے تیار کی گئی ہیں۔ یہ نظام مالی لین دین کو دن کے اختتام پر کلیئر کرنے کے بجائے دن بھر حقیقی وقت میں تصفیے کے قابل بناتا ہے، جس سے تصفیے کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ سیکیورٹیز کے تصفیے کے لیے، پرزم ڈیلوری بمقابلہ ادائیگی (ڈی وی پی) یا ادائیگی بمقابلہ ادائیگی (پی وی پی) کے ذریعے تصفیے کی سہولت فراہم کرتا ہے، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سیکیورٹی کی ترسیل صرف ادائیگی کے بعد ہی کی جائے۔

ادائیگی کے عمل کے دوران، پرزم شرکا کو قطار بندی (Queuing) اور ترجیحی ترتیب (Priority Setting) کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شرکا ادائیگی کے عمل پر کنٹرول رکھ سکیں اور محدود فنڈز کی صورت میں کسی خاص ادائیگی کی اہمیت کے مطابق کارروائی کر سکیں۔

اس نظام میں " گرڈلاک (GRIDLOCK) "نامی ایک خصوصیت بھی شامل ہے، جو اگر فعال ہو تو مختلف الگورتھمز کے ذریعے قطار میں لگی ادائیگیوں کو از سر نو ترتیب دے سکتی ہے۔[3] شرکا کی سیالیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے منظور شدہ سرکاری سیکیورٹیز کے عوض اسی دن سیالیت (انٹرا ڈے لیکویڈیٹی) کی سہولت فراہم کی ہے۔ اگر مرکزی سائٹ کسی وجہ سے بند ہو جائے تو پرزم خدمات کی مسلسل دستیابی اسٹیٹ بینک کے کاروباری تسلسل کی منصوبہ بندی کے تحت ڈیزاسٹر ریکوری سائٹس کے ذریعے یقینی بنائی جاتی ہے۔ پرزم کے آغاز سے ہی اس کے آپریٹنگ قواعد کو فعال طور پر نظر ثانی کر کے مزید مؤثر بنایا گیا ہے تاکہ انہیں بین الاقوامی معیار اور ابھرتی ہوئی مارکیٹ کی حرکیات کے مطابق ڈھالا جا سکے، اور نظام کو سائبر سیکیورٹی سمیت دیگر ابھرتے ہوئے خطرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔ پرزم سسٹم کی سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں جن میں نیٹ ورک لیول پر ملٹی پوائنٹ انکرپشن، فائر والز، میل ویئر سے تحفظ اور دیگر حفاظتی نظام شامل ہیں، تاکہ سسٹم تک غیر مجاز یا غیر قانونی رسائی کے امکانات کو کم سے کم کیا جا سکے۔

[3] گرڈلاک میکانزم ایک تصفیے (Settlement) کا طریقہ کار ہے جو اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب آر ٹی جی ایس کا کوئی رکن بینک بیک وقت کئی لین دین کو کلیئر کرنے کے لیے ناکافی فنڈز رکھتا ہو۔ یہ طریقہ آغاز اور وصول کنندہ بینک کی پوزیشنز کو نیٹ کرتا ہے تاکہ خودکار الگورتھم کے ذریعے منتخب شدہ لین دین کی بنیاد پر تصفیہ کیا جا سکے۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر

ریٹیل لین دین نے قدر اور حجم دونوں لحاظ سے اپنی رفتار برقرار رکھی ، جبکہ ای بینکاری ذرائع نے حجم کے اعتبار سے کاغذ پر مبنی طریقوں پر غلبہ حاصل کر لیا

خردہ ادائیگیوں نے 2023ء میں مسلسل نمو کا مظاہرہ کیا۔ اس سال کے دوران خردہ لین دین کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 25.3 فیصد اور 30.6 فیصد اضافہ ہوا۔ کل خردہ لین دین کے حجم میں 86 فیصد اور مالیت میں 43 فیصد حصہ کے ساتھ ای بینکاری نے خردہ ادائیگیوں میں غلبہ حاصل کیا۔ کاغذی پر مبنی طریقوں سے لین دین کی مالیت میں اضافہ ہوا، تاہم ان کا حجم 1.8 فیصد کم ہوا، جو اس بات کی واضح علامت ہے کہ صارفین کی ترجیحات کاغذی طریقوں سے ای بینکاری چینلز کی طرف منتقل ہو رہی ہیں (**شکل 8.2 الف** اور **8.2 ب**)۔[4] ای بینکاری کا حصہ مسلسل بڑھ رہا ہے، جو اسٹیٹ بینک کی جانب سے 2019ء میں شروع کی گئی قومی نظام ادائیگی کی حکمتِ عملی کے تحت ڈیجیٹائزیشن کے متعدد اقدامات کا نتیجہ ہے، جس کا مقصد خردہ ادائیگیوں کے نظام کو بین الاقوامی بہترین طریقوں سے ہم آہنگ کرنا ہے۔[5]

ای بینکاری کے بڑھتے ہوئے حصے کے ساتھ ساتھ مختلف خطرات جیسے کہ غیر مجاز رسائی، میل ویئر، فشنگ اسکیمز، اور وِشنگ اسکیم (وائس فشنگ) بھی ابھر رہے ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل بینکاری مصنوعات اور خدمات کی سیکیورٹی کو بڑھانے کے لیے رہنما اصولوں کا ایک تفصیلی سیٹ جاری کیا ہے۔ ان رہنما اصولوں کے مطابق، بینکوں کو ایک ڈیجیٹل فراڈ پریوینشن پالیسی تیار کرنے کی ہدایت دی گئی ہے تاکہ وہ ڈیجیٹل فراڈ کے خطرات کا مؤثر طریقے سے سدباب کر سکیں۔ اس کے علاوہ، بینکوں کو دھوکا دہی پر مبنی لین دین کی اطلاع دینے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو فوری کارروائی کا پابند بنایا ہے، اور انھیں یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مشتبہ سرگرمی کی تفتیش کریں اور معین مدت کے دوران رقم نکالنے پر پابندی لگائیں۔[6]

مجموعی خردہ ادائیگیوں میں کاغذ پر مبنی لین دین کا حصہ کم ہونے کے باوجود چیک کی ادائیگیوں اور اوور دی کاؤنٹر (OTC)لین دین میں ان کا حصہ سب سے زیادہ ہے

کاغذ پر مبنی لین دین میں وقت کے ساتھ ساتھ کمی آئی ہے، کیونکہ لین دین کا ایک بڑا حصہ ای بینکاری ذرائع کا پر منتقل ہو گیا ہے۔ مجموعی طور پر، کاغذ پر مبنی لین دین کے حجم میں 1.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم، ان لین دین کی مالیت میں 31.7 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ صارفین بڑی مالیت کی ادائیگیوں کے لیے اب بھی کاغذ پر مبنی ذرائع کو ترجیح دیتے ہیں (**شکل 8.3**)۔

شکل 8.2 الف: خردہ لین دین کا خاکہ حجم

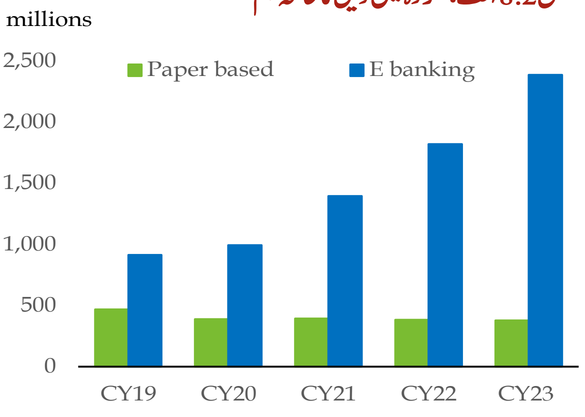

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.2 ب: خردہ لین دین کا خاکہ مالیت

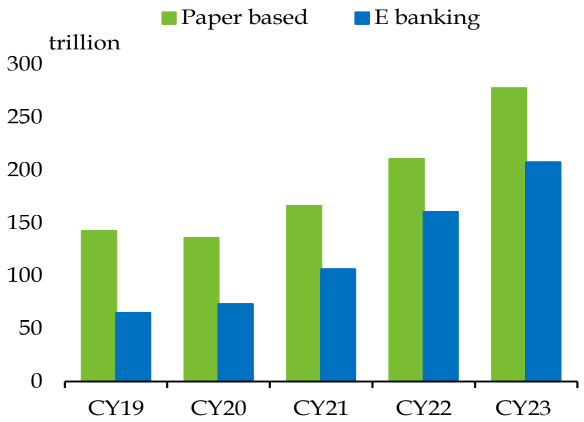

Source: State Bank of Pakistan

[4] ای بینکاری چینلز میں انٹرنیٹ بینکاری، موبائل بینکاری، پوائنٹ آف سیل (پی او ایس)، ریئل ٹائم آن لائن برانچز، اے ٹی ایمز، اور ای کامرس شامل ہیں۔

[5] نظام ادائیگی کی قومی حکمتِ عملی، اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/ps/PDF/NPSS.pdf

[6] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2023ء، اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/bprd/2023/C4.htm

شکل 8.3: کاغذی لین دین بلحاظ مالیت اور حجم

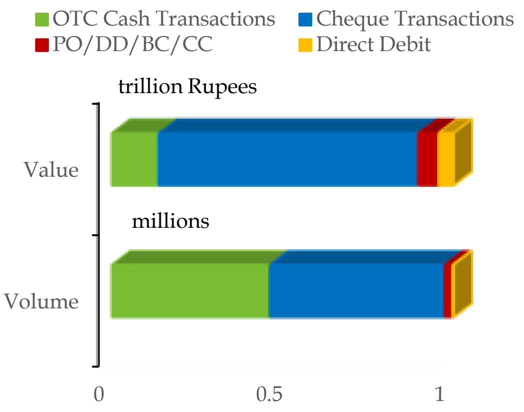

Source: State Bank of Pakistan

تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاغذی لین دین میں چیک کا حصہ سب سے زیادہ تھا، جو حجم میں 51 فیصد اور مالیت می ں 76 فیصد کے ساتھ غالب رہے۔ کاؤنٹر پر کی جانے والی ادائیگیاں (Over the Counter – OTC) دوسرا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ تھا، جس کا حجم میں 46 فیصد اور مالیت میں 13 فیصد حصہ رہا۔

ای بینکاری لین دین نے اپنی مضبوط نمو کی رفتار برقرار رکھی - - -

2023ء کے دوران ای بینکاری لین دین کے حجم میں 31.0 فیصد اور مالیت میں 29.1 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر صارفین کی جانب سے موبائل بینکنگ اور انٹرنیٹ بینکنگ کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے ہوا، کیونکہ یہ ذرائع نہ صرف پست لاگت بلکہ سہولت بخش بھی ہیں۔

ای بینکاری لین دین کے تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ حجم کے لحاظ سے سب سے زیادہ حصہ اے ٹی ایم (ATM) کا ہے، جو 36.5 فیصد بنتا ہے، جس کے بعد موبائل بینکنگ 36.0 فیصد کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران موبائل بینکنگ کا حصہ گذشتہ سال کے 27.5 فیصد سے بڑھ کر 36.0 فیصد ہو گیا۔

تاہم، مالیت کے لحاظ سے ای بینکاری پر ریئل ٹائم آن لائن برانچز (RTOB) کا غلبہ ہے، جن کا حصہ 67.3 فیصد ہے، اس کے بعد موبائل بینکنگ کا 16.0 فیصد حصہ ہے۔ آر ٹی او بی کا حصہ 2022ء میں 73.6 فیصد تھا، جو 2023ء میں کم ہو کر 67.3 فیصد رہ گیا۔ اس کے برعکس، موبائل بینکنگ کا حصہ 2022ء میں 10.4 فیصد سے بڑھ کر 2023ء میں 16.0 فیصد ہو گیا، جبکہ انٹرنیٹ بینکنگ کا حصہ معمولی بہتری کے ساتھ 8.6 فیصد سے بڑھ کر 9.5 فیصد ہو گیا۔ ادائیگیوں میں مسلسل ڈیجیٹائزیشن کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ معیشت بتدریج رسمی شعبے کی طرف بڑھ رہی ہے (**شکل 8.4 الف** اور **8.4 ب**)۔

شکل 8.4 الف: ای بینکاری لین دین کے مجموعی حجم میں تمسک وار حصہ

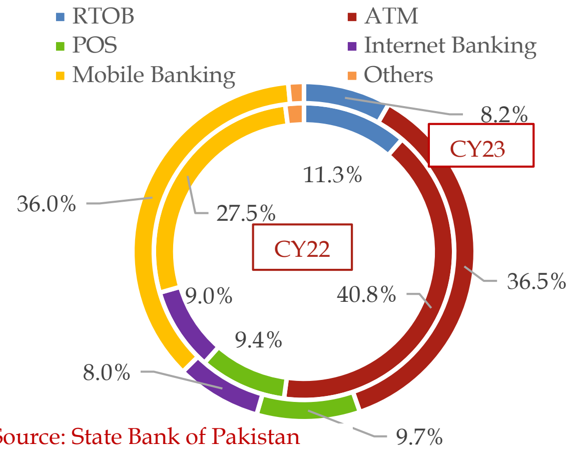

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.4 ب: ای بینکاری لین دین کی مجموعی مالیت میں تمسک وار حصہ

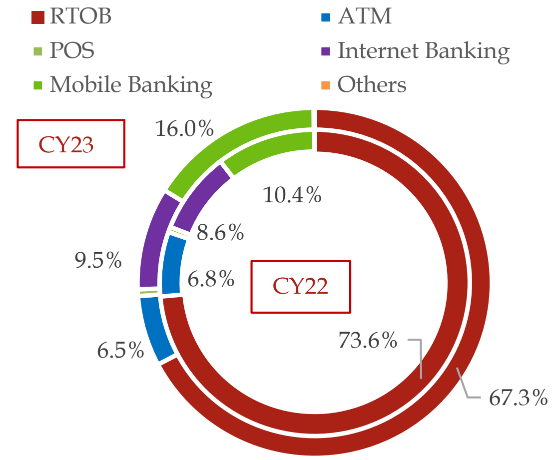

Source: State Bank of Pakistan

راست

راست (Raast) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا ایک نمایاں اقدام ہے، جس کا مقصد پاکستان میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نظام میں انقلابی تبدیلی لانا ہے۔ اس کا بلک پیمنٹ ماڈیول جنوری 2021ء میں متعارف ہوا، جس کے بعد فروری 2022ء میں فرد تا فرد (پی ٹو پی) ماڈیول کا آغاز کیا گیا۔[7]،[8] راست کا مقصد افراد، کاروباری اداروں اور سرکاری اداروں کے درمیان فوری، محفوظ اور کم لاگت ڈیجیٹل ادائیگیوں کا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے، جو پاکستان کے مالی نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں معاون ہے۔ راست رقوم کی بروقت منتقلی کا ایک طریقہ کار ہے جو جدید انکرپشن اور سیکیورٹی پروٹوکولز استعمال کرتا ہے تاکہ لین دین اور صارفین کی معلومات کو محفوظ بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ، راست نقد ادائیگیوں پر انحصار کم کرنے، مالی لین دین میں شفافیت کو فروغ دینے اور مجموعی مالی استحکام میں بہتری لانے کا باعث بنے گا۔

شکل 8.5: راست کے لین دین میں رجحان

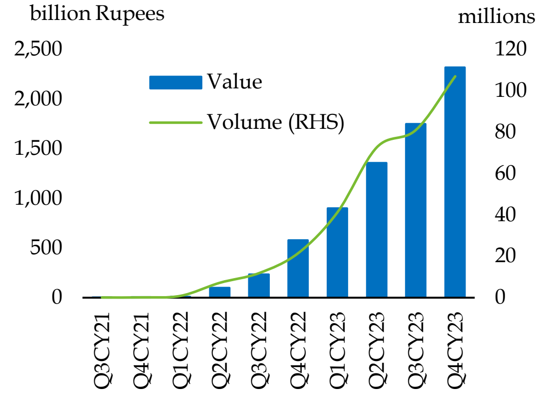

Source: State Bank of Pakistan

راست کے ذریعے ہونے والے لین دین نے نمایاں رفتار اور غیر معمولی نمو کا مظاہرہ کیا، چاہے وہ حجم ہو یا مالیت۔ راست کے لین دین کا حجم 2022ء کے 41 ملین سے بڑھ کر 2023ء میں 302 ملین ہو گیا۔ مالیت کے لحاظ سے، لین دین گذشتہ سال کے 0.9 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ راست کی مجموعی کارکردگی میں یہ اضافہ بنیادی طور پر فروری 2022ء میں پی ٹو پی ماڈیول کے کامیاب آغاز اور مارکیٹ میں اس کے وسیع استعمال کی بدولت ممکن ہوا۔ اس ماڈیول نے زیر جائزہ مدت کے دوران لین دین کے حجم میں 99.7 فیصد اور مالیت میں 96.8 فیصد حصہ ڈالا۔[9] مزید برآں، جی ٹو پی اور پی ٹو پی دونوں ماڈیولز نے 2023ء میں حجم اور مالیت کے لحاظ سے مضبوط نمو برقرار رکھی۔ بلک پیمنٹ ماڈیول میں لین دین کا حجم 0.1 ملین سے بڑھ کر 0.8 ملین ہو گیا، جبکہ اس کی مالیت 30 ارب روپے سے بڑھ کر 170 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

2023ء کی آخری سہ ماہی کے دوران گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے جی ٹو پی لین دین کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 90 فیصد اور 52 فیصد کا اضافہ ہوا۔ جبکہ پی ٹو پی لین دین کے حجم اور مالیت دونوں میں 32 فیصد کا اضافہ ہوا۔ راست نے پورے سال میں بغیر کسی رکاوٹ کے کام کیا، اور بڑھتے ہوئے لین دین کے حجم اور مالیت کو کامیابی سے سنبھالا (**شکل 8.5**)۔

حال ہی میں، اسٹیٹ بینک نے راست کے تیسرے مرحلے یعنی پرسن ٹو مرچنٹ (پی ٹو ایم) کا آغاز کیا ہے تاکہ تاجروں اور کاروباری اداروں کے لیے ڈیجیٹل ادائیگیوں کو قبول کرنے کی سہولت فراہم کی جا سکے۔[10] پی ٹو ایم سروس تاجروں کو ادائیگی کی وصولی کے لیے کوئیک ریسپانس (QR) کوڈز، راست شناخت، آئی بی اے این (IBAN)، اور ریکویسٹ ٹو پے (RTP) یوٹیلیٹیز کے ذریعے ادائیگیاں وصول کرنے کی سہولت فراہم کرے گی۔ یہ ماڈیول مالی منظر نامے کو ڈیجیٹلائز کرنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتا ہے کیونکہ اس میں مرچنٹ سروس پرووائیڈرز شامل ہوں گے جو دیگر کاروباری اداروں اور افراد کو آن بورڈ کریں گے اور انہیں ادائیگی کے مختلف طریقوں کی پیشکش کریں گے۔ تاہم، کچھ خطرات جیسے فراڈ کے طریقوں سے اہم صارفین کی معلومات حاصل کرنے کا

---

7 https://www.sbp.org.pk/press/2021/Pr-11-Jan-21.pdf

8 https://www.sbp.org.pk/disd/2022/C1.htm

9 پی ٹو پی ماڈیول کے تحت لین دین کی تعداد 41 ملین سے بڑھ کر 301 ملین ہو گئی، جبکہ اسی عرصے کے دوران لین دین کی مالیت 0.9 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 6 ٹریلین روپے ہو گئی۔

10 https://www.sbp.org.pk/psd/2023/C4.htm

امکان آئندہ برسوں میں نمایاں تشویش بن سکتا ہے اور اس کے لیے مالی اداروں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ ان طریقوں کے خلاف آگاہی میں اضافہ کریں۔

ای بینکاری انفرا اسٹرکچر

ای بینکاری انفرا اسٹرکچر ڈیجیٹل مالی ماحولیاتی نظام میں صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ای بینکاری انفرا اسٹرکچر نے آن لائن برانچز، اے ٹی ایم اور پی او ایس (POS) کی تعداد کے لحاظ سے نمو ظاہر کی۔ ادائیگی کے کارڈز کے زمرے میں، کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈز میں 2023ء کے دوران بالترتیب 8 فیصد کا اضافہ دکھائی دیا(**جدول 8.2**)۔

جدول 8.2: ای بینکاری کا انفرا اسٹرکچر

تفصیل	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء
آن لائن برانچیں	16,165	16,571	17,005	17,625
اے ٹی ایم	16,041	16,709	17,547	18,117
پی او ایس	62,480	92,153	108,899	118,444
مجموعی پیمنٹ کارڈ جن میں:		تعداد ہزاروں میں		
کریڈٹ کارڈ	1,691	1,740	1,914	2,070
ڈیبٹ کارڈ	27,592	30,934	32,524	35,113
صرف اے ٹی ایم کارڈ	7,246	4,782	.	.
سماجی بہبود کارڈ	7,624	11,096	10,160	8,406
پری پیڈ کارڈ	133	125	99	91

ماخذ: بینک دولت پاکستان

برانچ لیس بینکاری نے اپنی رفتار برقرار رکھی

برانچ لیس بینکاری، جو بینکاری سہولتوں سے محروم علاقوں میں رسمی مالی خدمات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اپنے ایجنٹ ماڈل کا استعمال کرتی ہے تاکہ اُن دور دراز علاقوں تک پہنچا جا سکے جہاں بینک کی برانچیں کھولنا ممکن نہیں ہوتا۔ 2023ء میں، برانچ لیس بینکاری کے لین دین میں حجم کے لحاظ سے 29 فیصد اور مالیت کے لحاظ سے 44 فیصد اضافہ ہوا۔ برانچ لیس بینکاری کے ڈپازٹ کی اساس میں 31 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ سال کے مقابلے میں 115 ارب روپے کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ہی، برانچ لیس بینکاری کے شعبے میں کھاتوں کی تعداد میں اسی مدت میں 18 فیصد اضافہ ہوا؛ تاہم، فعال کھاتے 33.8 فیصد کم ہوئے ہیں۔ برانچ لیس بینکاری کے وسعت پذیر نیٹ ورک کے تناظر میں، اسٹیٹ بینک اس سے منسلک اے ایم ایل / سی ایف ٹی کے خطرات سے آگاہ ہے۔ اس لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے برانچ لیس بینکاری خدمات فراہم کرنے کے حوالے سے صنعت بھر میں کنٹرولز میں ترمیم کی ہے۔ ان کنٹرولز میں بایو میٹرک تصدیق، بلند خطرے کے حامل علاقوں میں نئی ڈیوائسز کی تنصیب، اور رسک کا تجزیہ کرنے کے لیے بہتر ریکارڈ میکانزم شامل ہیں (**جدول 8.3**)۔

جدول 8.3: برانچ لیس بینکاری کی اہم جھلکیاں

تفصیلات	2021ء	2022ء	2023ء
ایجنٹوں کی تعداد	587,547	2,884	49,683
کھاتوں کی تعداد	78,810	7,097	114,643
فعال کھاتوں کی تعداد	44,905	2,484	64,122
مدت کے اختتام پر ڈپازٹ (ملین روپے)	65,580	8,488	115,409
لین دین کی تعداد (ملین روپے)	2,501	3,049	3,938
لین دین کی مالیت (ارب روپے)	8,971	12,602	18,182
روزانہ کا اوسط لین دین (ہزاروں)	6,948	8,471	10,939
لین دین کا اوسط حجم (روپے)	3,577	4,129	4,828
کھاتوں میں اوسط ڈپازٹ (روپے)	799	911	1,007

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اے ٹی ایم کی کارکردگی

مالی منڈیوں کے انفرا سٹرکچر (ایف ایم آئیز) میں اے ٹی ایمز سب سے اہم متبادل ڈیلیوری چینلز (ADCs) میں سے ایک ہیں۔ اے ٹی ایمز ای بینکاری کے حجم میں سب سے بڑا حصہ رکھتے ہیں۔ ان کو بغیر کسی طویل یا غیر متوقع رکاوٹ کے فعال رکھنا ضروری ہے تاکہ بینکاری خدمات پر اعتماد کو مزید بڑھایا جا سکے۔ اے ٹی ایم کے ڈاؤن ٹائم میں 2023ء میں مزید کمی آئی ہے، جو کہ اب 3.6 فیصد ہے، جو پچھلے پانچ سالوں میں سب سے کم سطح ہے (**شکل 8.6**)۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر

شکل 8.6: اے ٹی ایم ڈاؤن ٹائم

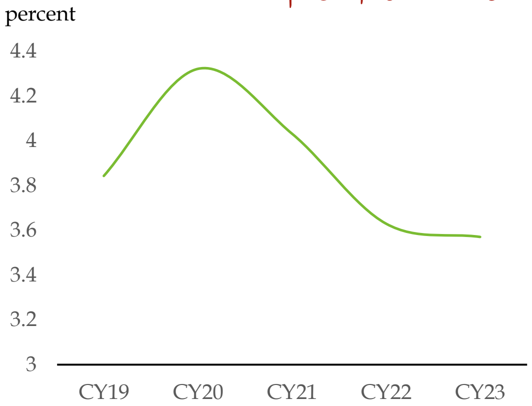

Source: State Bank of Pakistan

8.2 نظامِ ادائیگی کے علاوہ ایف ایم آئیز

این سی سی پی ایل

نیشنل کلیرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) پاکستان کی سرمایہ کاری منڈیوں کے آپریشنز کو ہموار رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے تین اہم کام ہیں۔ پہلا، یہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں کی جانے والی تمام تجارتوں کے لیے مرکزی کاؤنٹر پارٹی کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ تمام تجارتوں کے تصفیے کی ضمانت دیتی ہے، جس سے کاؤنٹر پارٹی کے خطرات کو کم کیا جاتا ہے۔ دوسرا، یہ تمام تجارتوں کے فریقوں کے درمیان سیکیورٹیز اور فنڈز کی برقی منتقلی کی ذمہ دار ہوتی ہے، تاکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ آخر میں، این سی سی پی ایل سرمایہ کاری منڈی کے تمام شرکا کے لیے مرکزی "اپنے صارف کو پہچانو (Know-Your-Customer)" کی تنظیم (سی کے او) کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، این سی سی پی ایل قومی کسٹڈی خدمات بھی فراہم کرتی ہے، جو سرمایہ کاروں کی سیکیورٹیز کو محفوظ رکھنے اور انھیں واپس کرنے کا کام کرتی ہے۔

این سی سی پی ایل نے رسک کم کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں، جن میں ایک سیٹلمنٹ گارنٹی فنڈ (ایس جی ایف) کا قیام بھی شامل ہے۔ ایس جی ایف کے تحت، شرکا اپنے خطرے کے پروفائل اور تجارتی سرگرمی کے مطابق باقاعدگی سے ایک زر کے پُول (pool of money) میں حصہ ڈالتے ہیں تاکہ کسی رکن کی عدم ادائیگی کی صورت میں مالی نقصانات کو پورا کیا جا سکے۔ دسمبر 2023ء کے آخر میں فنڈ 6 ارب روپے تھا۔

2023ء میں، روزانہ اوسط تصفیے کی مالیت 4.3 ارب روپے تھی جو گذشتہ برس 3.2 ارب روپے تھی۔ مزید برآں، تجارتی حجم بھی گذشتہ سال کے 110.7 ملین لین دین سے بڑھ کر 2023ء میں 146 ملین تک پہنچ گیا۔ اگرچہ کلی مالی حالات دشوار رہے، فنڈ کا استعمال نہیں ہوا، جو این سی سی پی ایل کی ڈیفالٹ کے خطرے سے نمٹنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے (**شکل 8.7**)۔

شکل 8.7: تصفیہ ضمانت فنڈ کا یومیہ اوسط تصفیے سے تقابل

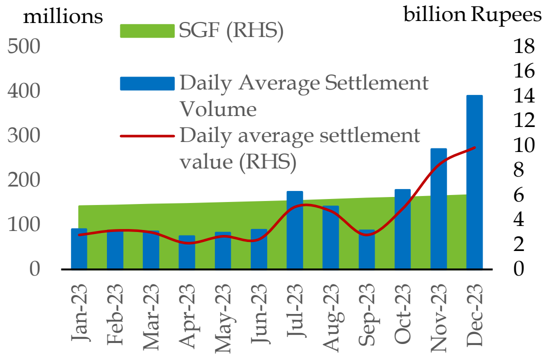

Source: National Clearing Company of Pakistan Limited

این سی سی پی ایل کا T+2 سے T+1 سیٹلمنٹ سائیکل میں منتقلی پر کام

این سی سی پی ایل اس بات پر کام کر رہا ہے کہ اپنے سیٹلمنٹ سائیکل کو T+2 سے T+1 میں تبدیل کیا جائے، کیونکہ اس سے سیکیورٹیز مارکیٹ آپریشنز کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔ سیٹلمنٹ سائیکل کو مختصر کرنے کے لیے رسک کم کرنے کے اقدامات کو دوبارہ ترتیب دینے کی ضرورت ہوگی، خاص طور پر ایس جی ایف اور ڈیفالٹ مینجمنٹ کے لحاظ سے۔ مزید برآں، کسٹڈیئن کلیئرنگ ممبران

کے لیے آپریشنل کارکردگی کی ضروریات میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اکثریتی تجارت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔[11]

این سی سی پی ایل نے سرمایہ کاروں کے آن بورڈنگ کے عمل کو بہتر بنایا

این سی سی پی ایل نے سرمایہ کاروں کے آن بورڈنگ کے عمل کو آسان بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں، جیسے کہ سی این آئی سی تصدیق کے لیے نادرا ڈیٹا بیس کے ساتھ ایپلیکیشن پروگرامنگ انٹرفیس (API) کا ربط متعارف کرانا۔ اس کے علاوہ، این سی سی پی ایل نے ایک ایپ "NCC Bioverify" متعارف کرائی ہے تاکہ بایومیٹرک تصدیق کی سہولت فراہم کی جا سکے، تاکہ صارفین اپنے اسمارٹ فونز کے ذریعے بایومیٹرک طور پر رجسٹرڈ ہو سکیں۔

سینٹرل ڈپازٹری کارپوریشن (سی ڈی سی)

سی ڈی سی پاکستان میں سیکیورٹیز کی اہم ڈپازٹری ہے۔ یہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں ہونے والے لین دین کے برقی تصفیے کی سہولت اور دیگر متعلقہ خدمات فراہم کرتی ہے جیسے کہ ایکویٹی، قرضہ اور دیگر مالی آلات۔ کمپنی سیکیورٹیز کو الیکٹرانک طور پر رکھنے کی خدمات فراہم کرتی ہے، جس سے سرمایہ کاروں کو فزیکل سرٹیفکیٹس کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ ایک مرکزی پارٹی کے طور پر کام کرتی ہے تاکہ تجارت کے دونوں فریقوں کی تکمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔ آخراً، سی ڈی سی سرمایہ کاروں کے ریکارڈز کو محفوظ رکھتی ہے اور خریدی اور بیچی جانے والی شیئرز کی منتقلی اور ملکیت کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ سی ڈی سی نے 2023ء میں سرمایہ کاروں کی سہولت کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جبکہ سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری مارکیٹ میں تسلسل کے ساتھ خدمات فراہم کی ہیں۔

قومی بچت سرٹیفکیٹس کی ڈجیٹلائزیشن کے لیے پائلٹ پروجیکٹ

سی ڈی سی پاکستان میں تمام مالی آلات کی ہیئت تبدیل کرنے (ڈی میٹریلائز) کرنے کے اپنے مقصد کے مطابق کام کر رہی ہے۔ قومی بچت سرٹیفکیٹس کی ڈجیٹلائزیشن کے پائلٹ پروجیکٹ سے مرکزی ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز (CDNS) کو قومی بچت سرٹیفکیٹس کو فزیکل سرٹیفکیٹس کے بجائے الیکٹرانک فارمیٹ میں جاری کرنے کی سہولت ملے گی۔ یہ اقدام فزیکل پراسس کو کم کرے گا، آپریشنل کارکردگی میں اضافہ کرے گا اور کاغذ کے استعمال کو ختم کر کے ماحول دوست بنائے گا۔ اس پروجیکٹ سے سرمایہ کاروں کو متعدد سیکیورٹیز میں سرمایہ کاری کرنے اور سی ڈی سی میں ایک ہی اکاؤنٹ میں اپنے پورے پورٹ فولیو کو برقرار رکھنے کی سہولت ملے گی۔[12]

راست پیمنٹ گیٹ وے کا استعمال

سی ڈی سی نے اسٹیٹ بینک کے مائیکرو گیٹ وے اقدام راست کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ سرمایہ کاروں کو میوچل فنڈز مارکیٹ تک رسائی فراہم کی جا سکے۔ سی ڈی سی راست کے پی ٹو پی فنکشن کو استعمال کرتے ہوئے "پیمنٹ ایگریگیٹر" کے طور پر کام کرے گا تاکہ سرمایہ کاروں کو میوچل فنڈز انڈسٹری میں سہولت فراہم کی جا سکے۔ سرمایہ کار اپنے بینک پورٹل میں راست کا استعمال کرتے ہوئے رقوم داخل کر سکتے ہیں۔ یہ رقم پیمنٹ ایگریگیٹر کو بھیجی جائے گی، جو بدلے میں انتظام اثاثہ کی کمپنی (اے ایم سی) کو یونٹس منتقل کرے گا۔ راست استعمال کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ مفت ہے اور یہ سرمایہ کاروں اور اے ایم سی کے لیے ایک مکمل ڈجیٹل تجربے کو فروغ دیتا ہے۔[13]

---

[11] این سی سی پی ایل، سالانہ رپورٹ 2023ء (nccpl.com.pk)، اسلنک پر دستیاب ہے: https://www.nccpl.com.pk/en/media-centre/annual-report/annual-report-2023

[12] سی ڈی سی نیوزلیٹر 89 برائے جنوری تا مارچ 2023ء، اسلنک پر دستیاب ہے: https://www.cdcpakistan.com/downloads-category/publications/

[13] سی ڈی سی نیوزلیٹر 91 برائے جولائی تا ستمبر 2023ء، اسلنک پر دستیاب ہے: https://www.cdcpakistan.com/downloads-category/publications/